نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عیمہ — قیمت سالیانہ معہ محصول ے

نمبر ۱۹ - جلد ۴ — لودیانہ ۱۱ مئی ۱۸۷۶ء — قیمت فی پرچہ ۲ پائی

میں تیری رحمت عالی شان
سب بشروں کو خداوندا
کہ تیری رحمت تیرا پیار
تیری سچائی بھی مدام

تیری سچائی کا بیان
اپنی زبان سے کروں گا
دیگا سدا ایک قرار
قایم رہیگی لاکلام

نور افشاں

لودیانہ مشن رپوٹ سے معلوم ہوا کہ مشن مذکور میں ۱۹ اسٹیشن و سب اسٹیشن ہیں جنمیں ۱۲ پادری یورپین و ۶ پادری ہندوستانی اور ۹ استاد و واعظ مقرر ہیں۔ سال گذشتہ میں جنکے ہاتھ سے ۷۰ آدمیوں نے دین عیسوی کو قبول کرکے اصطباغ پایا۔ اور ۲۵ جدید مدرسہ جاری ہوئے اور ایک مدرسہ لڑکوں کا لاہور میں پادری سی بی نیوٹن صاحب کے اہتمام سے قایم ہوا ہے جسمیں فی الحال ۵۰ لڑکے داخل ہیں اور تعلیم پاتے ہیں۔ یہہ مدرسہ اس نیت سے جاری کیا گیا ہے کہ تمام اضلاع پنجاب وغیرہ کے ذی استعداد لڑکے اس میں تعلیم پاویں۔ اُمید ہے کہ یہہ مدرسہ درجہ اعلی پر پہونچیگا کیونکہ اسکا کام نہایت سرگرمی سے ہو رہا ہے + جو مدرسہ دیہرہ دون میں لڑکیوں کا جاری ہے اسمیں ۱۲۶ لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں اکثر لڑکیاں وہاں کی نہایت ہوشیار و ذی استعداد ہو گئی ہیں۔ چنانچہ سال گذشتہ میں تین لڑکیوں نے ایک درخواست جناب صاحب ڈایرکٹر مدارس ممالک مغربی و شمالی کی خدمت میں ...

بھیجی کہ ہائی اسکولوں کے لڑکوں کے امتحان میں شریک کریں چنانچہ وہ درخواست منظور ہوئی مگر اتفاقاً انمیں سے دو بیمار ہوگئیں ایک نے وقت مقررہ پر امتحان مضامین مندرجہ ذیل میں دیا یعنے انگریزی ۔ تحریر اقلیدس ۔ جبر و مقابلہ جغرافیہ تواریخ مساحت و ترجمہ وغیرہ میں چار یوم تک ۶ گھنٹہ ہمیشہ امتحان ہوتا رہا ۔ اور اول درجہ میں اول نمبر پاس ہوئی اور تمام ممالک مغربی و شمالی کے ہائی اسکولوں میں سوم درجہ حاصل کیا ۔ یقین ہے کہ سال حال میں اور بھی لڑکیاں امتحان دینگی ٭

غرضکہ اس مشن میں تعلیم کی بھی بہت ترقی ہوئی ٭

کل مدارس مشن لودیانہ میں ۱۲۷۵ طالب علم تعلیم پاتے ہیں جنمیں ۴۹۰ لڑکیاں ہیں ٭

اسیطرح کار چھاپہ خانہ کا بھی ترقی پر ہے کیونکہ سال گذشتہ میں دو لاکھ تینتیس ہزار دو سو بیس کتابیں و رسالجات مشن پریس لودیانہ سے شایع ہوئیں جنکے کل صفحہ ۴۹۵۵۴۷۹ ہیں اور اُن میں سے چوراسی ہزار چوبیس جلدیں تقسیم و فروخت ہوئیں ٭

علاوہ اسکے نور افشاں کی ۵۴۰۰۰ کاپی سال گذشتہ میں شایع ہوئی ہیں ٭

—— باسل مشن رپوٹ سے منکشف ہوا کہ سال گذشتہ میں وہاں دو سو چھ آدمیوں نے اصطباغ پایا ان میں ہندو و مسلمان دونو فرقہ کے لوگ شامل ہیں ٭

اس مشن میں قسم قسم کے مدارس یعنے حرفکاری و صنعت کاری و تجارتی وغیرہ جاری ہیں جنسے وہاں کے لوگوں کو فایدہ کثیر حاصل ہوگا

—— جب لارڈ نارتھ بروک صاحب بعہدہ گورنر جنرل ہندوستان میں تشریف لائے تھے تب ۵ ہزار ۱ سو ۳۶ میل ریلوے جاری تھی اور جب صاحب موصوف یہاں سے جانب ولایت اپنی ملازمت کو پورا کرکے تشریف لیگئے تو ۶ ہزار ۶ سو ۳۹ میل کی ترقی پر چھوڑ گئے ۔

آمدنی ریل کی ۱۸۷۴ء میں بعد منہائی خرچ وغیرہ ۵۴ ہزار پونڈ سے زیادہ ہوئی اور ۱۸۷۵ء میں آمدنی کی دچند ہوگئی

یکم اپریل ۱۸۷۵ء کو بین تار برقی کی ۱۵ ہزار ۳ سو ۳۶ میل تک جاری تھی یکم اپریل ۱۸۷۶ء کو ۱۶ ہزار ۶ سو ۴۹ میل تک اضافہ پایا گیا ۔

۱۸۷۶ء میں نادون بنگال ریلوی ۶۵ میل اور جاری ہوگی اور ۱۸۷۶ء میں ایک لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ ریلوی کی بابت خرچ ہوگا ۔

—— پہلے جو ولایت میں بابت لقب شہنشاہ ہند ملکہ معظمہ کے بحث ہو رہی تھی اب وہ ختم ہوگئی اور یہہ لقب منظور ہوگیا چنانچہ ۲۸ اپریل کو لندن میں اس لقب کے جاری ہونیکی نسبت اشتہار دیدیا گیا اگر کسی سکے پر یہہ لقب نہ ہوگا تو قانون سے وہ سکہ درست سمجھا نہ جائیگا تاوقتیکہ ملکہ معظمہ کی خوشی اس لقب کے سکہ پر مضروب کرنیکی نہ پائی جائے ۔ لازم ہے کہ اس لقب کی شہرت ہندوستان میں بھی دیجائے ۔

—— چیف انجینیر تار برقی فرانس نے ایک ایسا عجیب غریب آلہ ایجاد کیا ہے کہ جس کے ذریعہ سے ڈاک کا تھیلا تیز چلتے ہوئے ریلوے ٹرین میں سے اتارا اور رکھا جا سکتا ہے چنانچہ اس اوزار کا تجربہ ہو گیا اور نئے نمونہ کی ریلوے گاڑی بنائی گئی اور ایک خاص جگہہ آلہ لینے اور ڈاک تھیلا دینے کے لئے تعمیر ہوئی ہے ۔ واقعی یہہ نیا اوزار نہایت عجیب ایجاد ہوا ہے اسکے موجد پر جس قدر تحسین کیجائے تھوڑی ہے ٭

—— جو رپوٹ فوجی جیلخانہ ۱۸۷۵ء کی چھپی ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایکہزار ۲ سو ۴۰ آدمی فوجی خراب چلن کی علت میں موقوف ہوگئے ۳ ہزار ۵ سو ۲۰ آدمی فرار ہوکر پھر فوج میں بھرتی ہوئے اوسط تعداد فوج ہوم کی ۹۳ ہزار ایکسو ۴۳ ہے ۹ ہزار ۱ سو ۴۰ آدمیوں نے کورٹ مارشل میں سزا پائی ایک لاکھ ۲ ہزار ۴ سو ۴۰ آدمیوں کو کمان بر افسر نے چھوٹے چھوٹے جرموں میں سزا دی ۔

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹتا

بختیار اور اُسکے ہمراہیوں کا پٹیالہ میں داخل ہونا اور میر نصرت علی سے ملاقات کرنا

(بختیار کی تقریر ہوس کے باب میں)

عبدالله شاہ اُسوقت ایک پیتل کی چلم کو آگ میں رکھنے لگا ہی تھا کہ یہہ لوگ بھی سلام علیکم و علیکم سلام کے بعد پاس جا کھڑے ہوئے اُسنے تھوڑی دیر کے لئے معافی مانگ کر جلد جلد اپنے کام سے فراغت پائی اور انکو ساتھ لاکر بڑی تعظیم سے ایک چٹائی پر بیٹھا دیا میر نصرت علی سے اُسکے ساتھ کے رفیقوں کا مختصر سا حال سنکر اور اُسکے بیان کو انکی اشرافانہ وضع کے مطابق دیکھ کر بہت بلحاظ درویش اپنا چینی کا شربت بنوا کر سبکو ایک ایک جام پلایا اور حقہ بھروا کے آگے رکھوا دیا ۔ ادھر اُدھر کی باتوں میں جب اُسکو یہہ معلوم ہوا کہ بختیار بہت مدت تک جالندھر کی چھاونی میں رہ چکا ہے اور لشکری انگریزوں کے کل معاملات اور انکی حرکات و سکنات بخوبی آگاہ ہے تو اُس سے پوچھنے لگا کہ کیا جانیں انگریز لوگ فن کیمیا گری میں بھی کچھ دسترس رکھتے ہیں یا نہیں اور یہہ شغل اُنکے ملک میں اگر ہے تو کب سے شروع ہوا اور اب اُسکی ترقی یا تنزل کا کیا حال ہے بختیار نے بڑے تحمل سے جواب دیا کہ عام لوگوں کے افسانے یا زبانی روایتیں تو اس خیالی فن کی قدامت حضرت نوح کے زمانہ تک پہنچاتی ہیں مگر علم تاریخ سے ایسا ثابت ہوتا ہے کہ یونانی لوگ اسکے موجد ہیں کیونکہ کیمیا ایک یونانی لفظ کا اُشتقاق ہے جسکے معنے بوٹیوں کا عرق نکالنا ہے اور پیچھے سے ہوتے ہوتے یہی لفظ معدنیات کے حل و عقد پر بھی حاوی ہو گیا ۔ پہلے پہل لوگوں کو سنگ پارس کی تلاش تھی جسکی نسبت یہہ مفہوم تھا کہ لوہے کو مس کرنے سے سونا بنا سکتا ہے لیکن جب اُسکا پتہ نشان کچھہ نہ ملا تو ہوتے ہوتے اُسکی تلاش میں اکسیر کی تلاش شروع ہو گئی جو بصرف تبدیل شکلات سے چھوٹی



وحانتوں کو بھی قیمتی دھاتیں نہ بنا سکے بلکہ کل انسانی بیماریوں کے گھٹانے جسمانی قوا کے بڑھانے اور عمر کے لمبا نے میں معجزہ کا سا حکم رکھتے فرنگستان میں اکسیر کی تلاش یا مہوسی کا تذکرہ اگرچہ پہلے سے بھی کسی کسی طبیب یا شاعر کی کتاب میں پایا جاتا تھا چنانچہ مشہور ہے کہ شاہنشاہ کیلیگولا نے ایکدفعہ ہڑتال کا سونا بنانا چاہا تھا لیکن فایدہ سے لاگت کا نقصان بڑھجانے پر رہ گیا مگر عام رواج اسکا وہاں پرخاص ہمارے عربی لوگوں سے منسوب ہے جو ملک سپانیہ میں اپنی سلطنت کے زمانہ میں اکثر معدنیات مثل سیماب سم الفار گوگرد اور نمک وغیرہ کو جڑی بوٹیوں یا تیزاب کے ساتھ گداز کرنے اور انکے انحلال اور انفصال کرنے میں مصروف رہتے تھے انکی صحبت کے اثر سے کسی کسی انگریز کو بھی اسکی چاٹ لگ گئی اور پھر ان کی دیکھا دیکھی سے یہہ ہوا سارے ملک میں پھیل گئی یہاں تک کہ دو اور تین صدیوں کے بڑے بڑے انگریزوں کے نام اگر آپ چاہیں تو اسوقت نظیراً پیش کئے جا سکتے ہیں جنہوں نے اکسیر اعظم کی تلاش میں اپنا آپ گنوا دیا اور آخر اکسیر کے بجائے بھٹی میں سوا خاک خاکستر کے کچھ نہ پایا کیمیا گر یعنے فریبی لوگوں کی اگر پوچھو تو وہ بھی وہاں اسقدر ہو گذرے ہیں کہ ہر طرح نئے فن کے استاد تھے اور عام اشتہار دیدیا کرتے تھے کہ ہم پارہ کا سونا یا قلعی کی چاندی بنا سکتے ہیں حالانکہ تحقیقات کرنے پر انکی اکسیر سوا برادہ طلا یا نقرہ کے جو بعض اور بعض خمیر میں بھی شامل ہوتی تھیں اور کچھ نہ پایا گیا۔ مثال کیواسطے ڈاکٹر برائیس صاحب کا حوالہ دیتا ہوں جو گلڈ فورڈ شہر کے ساکنین میں سے بڑا معزز اور شاہی نسل کا ایک انگریز تھا اسنے اپنی کیمیا سازی کا ایک دفعہ عام اشتہار دیدیا تھا کہ میں اپنی خود ساختہ اکسیر سے پارہ کو سونا بنا سکتا ہوں بادشاہ وقت نے امتحان کے طور پر اسکو سر دربار طلب کیا اور حکم دیا کہ مسٹر کروان اور ولف صاحبوں کے روبرو جو بڑے نظر باز تھے اپنا ہنر دکھلاوے اور بشرط عدم ثبوت دعویٰ مجرم متصور ہو کر جلاوطن کیا جاوے جب فریب کے پکڑے جانیکا اندیشہ ہوا اور کوئی داؤ پیچ چلتا نظر نہ آیا تو لاچار تکلیف کی زندگی بسر کرنیکے خوف سے ماہ اگست ۱۷۸۳ء میں زہر کھا کر اس دنیا سے اپنا جھگڑا چکا گیا غرض یہہ جھوٹا بھائی اور دھاندلی آجتک اس ملک میں برابر ترقی پر رہی کبھی فرنگستان میں اس سے بڑھکر ہوا کرتی تھی اور جسطرح یہاں کے مہوس اپنے اپنے نسخے ایک دوسرے سے چھپاتے اور نظر بچا کر کارروائی کرتے ہیں ویسا ہی وہاں بھی دستور تھا مگر جیوں جیوں علوم جدیدہ کی روشنی پھیلتی گئی تیوں تیوں اس دستور کے برخلاف عمل ہوتا گیا۔ یعنے مہوس لوگ بنظر تحقیقات اپنے اپنے نسخے عام شایع کرنے لگے اور ایک دوسرے کے تجربہ سے فایدہ اٹھانے لگے۔ بڑا خیال انکو ایک ایسی دوا ایجاد کرنیکا تھا کہ جسکا فعل تحلیل عام ہو یعنے سب معدنیات کے کلی انحلال پر قادر ہو سکے اور انکے ذاتی اجزا کو ایک دوسرے سے علیحدہ کر دے سو ایسی چیز تو کہاں ملنی تھی مگر اسکی تلاش کرتے کرتے سر ہمفری ڈیوی کو جو بڑا کام اور نام کا آدمی تھا آخر یہہ بات ثابت ہو گئی کہ مفرد دھات کبھی تحلیل نہیں ہو سکتی اور جب تحلیل نہ ہوئی تو وہ اپنی اصلیت بھی بدل نہیں سکتی اور جب اصلیت نہ بدلی تو گویا وہ بذاتہ ایکدوسری شئی نہیں بن سکتی پس قلعی کی چاندی اور چاندی کا سونا وغیرہ بننا محال ہوا یہہ ضرور ہے کہ دو یا زیادہ مفردوں کے ملنے سے ایک مرکب بن جاوے جیسا پیتل مگر مفرد ان سے کبھی نہیں بن سکتا غرض ایسے ایسے تجربوں اور خیالوں سے سمجھدار انگریزوں نے مہوسی کو پوچ اور واہیات سمجھ کر ترک کر دیا اور اپنے ملک کو اس بلا سے قریباً رہائی بخشی۔ افسوس کہ ہندوستان اپنی تاریکی جہالت کے باعث بدستور اسکے دام میں پھنسا چلا جاتا ہے خمیازہ پر خمیازہ اسکا اٹھاتا ہے اور کچھ پروا نہیں کرتا مگر یقین ہے کہ اگر انگریزوں کا مبارک قدم یہاں چندے اور جما رہا اور مغربی علوم کا بول بالا رہا تو انکے طفیل یہہ مہلک اور مہیب بلا یہاں سے بھی جلد کوچ کریگی +

باقی آیندہ

عیسوی مذہب کا ثبوت

انجیل خدا کا کلام ہے اُس کے اثر سے ثبوت

سب سے پچھلی دلیل جس سے دین عیسوی سچا ٹھہرایا جاتا ہے یہہ ہے کہ وہ آدمی کی دلی بیماریوں کو اچھی طرح جانتا ہے اور عمدہ طرح سے انکا علاج کرتا ہے فرض کرو کہ ایک آدمی بیمار ہو اور دس حکیم اسکے علاج کیواسطے مقرر ہوں۔ جو بتا دیں کہ ہم میں سے ہر ایک اس بیماری کا علاج کر سکتا ہے۔ از انجملہ معلوم ہو کہ نو حکیم اس بیماری کی تشخیص نہیں کر سکتے اور دسواں بیماری کی خوب تشخیص کرے۔ اور ظاہر کرے کہ مریض کے سر پیٹ اور خون میں خلل ہے اور بیماری کی قباحت کو بیان کرے اور کہے کہ میں بخوبی اسکا علاج کر سکتا ہوں۔ تب سب دانا لوگ کہینگے کہ بیشک یہہ دسواں حکیم اس بیماری کا علاج کر سکتا ہے۔ میں بھی ہوں کہ انجیل ہی انسان کی ایسی ایسی دلی بیماریوں کو رفع دفع کر سکتی ہے۔ وہ کسی کی چاپلوسی نہیں کرتی وہ ہمکو بار بار یہی سکھلاتی ہے کہ تم خود بخود تندرست نہیں ہو سکتے اور صرف خدا کا نام لینے حج کرنے روزہ رکھنے نماز پڑھنے یا زکواۃ دینے سے خلاصی نہیں پا سکتے۔ لیکن برعکس اسکے وہ ہمیں یہی سکھلاتی ہے کہ ایسے ایسے کاموں سے آدمی مغرور اور متکبر ہو جاتے ہیں اور خدا کی نظر میں ان کاموں کے کرنے سے آدمی گنہگار ٹھہرایا جا سکتا ہے کیونکہ وے لوگ جو ایسے ایسے کام کرتے ہیں ریاکار ہیں اور لوگوں سے عزت پانیکے واسطے انہیں بجا لاتے ہیں۔ اور یہہ نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ اس سے ناراض ہے۔ انجیل ہمیں نہ صرف یہی سکھلاتی ہے کہ ہم کبھی کبھی گناہ کرتے ہیں بلکہ ہمیں بار بار کہتی ہے کہ ہم بذاتہ گنہگار ہیں اور ہم میں کوئی خوبی نہیں ہے اس بات کی تصدیق کے لئے چند آیتیں لکھی جاتی ہیں۔ پولوس کے رومیوں کے خط کے پہلے باب کی ۲۱ اکیسویں سے ۳۲ بتیسویں آیت تک کیونکہ انہوں نے

اگرچہ خدا کو پہچانا تو بھی خدا کے لایق اُسکی بزرگی اور شکرگذاری نہ کی بلکہ باطل خیالوں میں پڑگئے اور اُن کے نافہم دل تاریک ہوگئے وے آپ کو دانا ٹھہراکے نادان ہوگئے اور غیر فانی خدا کے جلال کو فانی آدمی اور پرندوں اور چارپایوں اور کیڑے مکوڑوں کی صورت سے بدل ڈالا - اسواسطے خدا نے بھی اُن کے دلونکی خواہش پر انہیں ناپاکی میں چھوڑ دیا کہ اپنے بدنوں کو آپس میں بے حرمت کریں - اور مخلوق کی پرستش اور بندگی کرکے خالق کو چھوڑ دیا جو ہمیشہ ستایش کے لایق ہے - اس سبب سے خدا نے اُن کو گندی شہوتوں میں چھوڑ دیا - وغیرہ - تیسرے باب کی دسویں آیت سے اٹھارھویں آیت تک جیسا لکھا ہے کہ کوئی راستباز نہیں ایک بھی نہیں کوئی سمجھنے والا نہیں کوئی خدا کا طالب نہیں سب گمراہ ہیں سب کے سب نکمے ہیں کوئی نیکوکار نہیں ایک بھی نہیں - ان کا گلا کھلی ہوئی قبر ہے انہوں نے اپنی زبان سے فریب دیا ہے وغیرہ - زبور کے ۵۱ باب کی تیسری آیت سے پانچویں آیت تک کہ میں اپنے گناہوں کو مان لیتا ہوں اور میری خطا ہمیشہ میرے سامنے ہے میں نے تیرا ہی گناہ کیا ہے اور تیرے ہی حضور بدی کی ہے تاکہ تو اپنی باتوں میں صادق ٹھہرے - اور جو تو عدالت کرے تو تو پاک ظاہر ہو میں نے برائی میں صورت پکڑی اور گناہ کے ساتھ میری ماں نے مجھے پیٹ میں لیا - ایسا ہی بیبل سکھلاتی ہے وہ کہتی ہے کہ ہم سب چھوٹے بڑے گنہگار پلید پریشان نالایق اور کمبخت ہیں - وہ یہ بھی کہتی ہے کہ ہم نیکی نہیں کرسکتے جسطرح حبشی اپنے رنگ کو بدل نہیں سکتا چیتا اپنے داغوں کو اسیطرح گنہگار نیکی نہیں کرسکتا - خدا تعالیٰ ہونٹھوں کی بندگی نہیں چاہتا دلی بندگی چاہتا ہے اُسکا پہلا حکم یہہ ہے کہ ہم اُسکو سارے دل اور ساری جان سے پیار کریں - جبکہ ہمارے دل میں دشمنی تکبری ضد اور خود غرضی بھری ہے خدا تعالیٰ نہیں چاہتا کہ ہم دل اور دین کریں بلکہ وہ چاہتا ہے کہ تمام لوگوں کو اپنے جیسا سمجھیں تو یہہ ہم سے نہیں ہوسکتا - دیکھو بیبل کیا فرماتی ہے وہ کہتی ہے کہ سب لوگ کمزور ناچار اور نکمے ہیں - اسواسطے جو شخص اپنے چال و چلن اور دل کو جانچیگا وہ ضرور اقرار کریگا کہ بیبل ہی میرے تمام حالات کو جانتی ہے - واضح رہے کہ انجیل جیسا کہ مذکور ہوا نہ صرف بیماری کو بتلاتی ہے بلکہ علاج بھی کرتی ہے یہہ بات صاف صاف ظاہر ہے کہ ہندو اور محمدی مذہب گناہ سے پاک نہیں کرسکتے - کیونکہ وہ شخص جو پوجا کرتا اشنان کرتا دیوتوں کا نام لیتا ہے جنگلے کرنے کی اجازت ہندوؤں کے مذہب میں پائی جاتی وہ ویسا ہی لالچی اور خود غرض رہتا ہے جیسا کہ آگے تھا بلکہ آگے سے بھی بدتر ہو جاتا ہے ویسا ہی جو حج کرتا ہے نماز پڑھتا اور روزہ رکھتا ہے وہ بخوبی جانتا ہے کہ میں اُن کے کرنے سے فروتن مزاج رحم دل خیرخواہ کبھی نہیں ہوسکا بلکہ تکبر خود غرضی غرور اور سنگدلی سے معمور ہوں - برخلاف ان سب کے انجیل یہہ دعوی کرتی ہے کہ جو شخص مجھے مانیگا بیشک راستباز ہو جاویگا - اور جو کوئی شخص عیسی پر ایمان لاویگا وہ حلیم الطبع فروتن مزاج خیرخواہ رحم دل ہوگا اور خدا کو پیار کریگا - اگرچہ وہ پہلے خدا تعالیٰ سے ڈرتا تھا مگر اب اُسکی صحبت میں مگن رہیگا اور خدا کو ابا کرکے پکاریگا - اگرچہ اُسکو خدا کی عبادت کرنا اُسکے واسطے بڑا مشکل کام تھا اب نہایت خوشی اور خواہش سے کریگا گناہ سے نفرت رکھیگا - اور حتی المقدور کوشش کریگا کہ میں گناہ خود غرضی تکبر اور بُری بُری خواہشوں سے پرہیز کروں - قطع نظر اس بات کے یہی انجیل فرماتی ہے کہ وہ شخص جو عیسی پر ایمان لاتا ہے اُسکو روح حق ملتی ہے جس سے اُس آدمی کا مزاج نیک ہو جاتا ہے اور وہ از سر نو پیدا ہوتا ہے - دیکھو جب نقودیموس عیسی کے پاس رات کو آیا اور اُسکو کہا اے ربی میں جانتا ہوں کہ تو خدا کی طرف سے اُستاد ہوکے آیا ہے - تب عیسی نے اُسکو جواب میں یہی کہا کہ تم کو از سر نو پیدا ہونا چاہئے اگر نہیں تو تو خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہوسکتا - ضرور ہم گنہگاروں کو از سر نو پیدا ہونا چاہئے انجیل میں بار بار لکھا ہے کہ جو آدمی مسیح پر ایمان لاویگا از سر نو پیدا ہوگا - دیکھو مسیح کے زمانے سے لیکر آجتک بہت سے لوگ گذرے ہیں جنھوں نے اقرار کیا ہے کہ ہم آگے مردے تھے اب عیسی پر ایمان لانے سے زندہ ہوئے ہیں - آگے خدا کو پیار نہیں کرتے تھے ابھی اُسکو پیار کرنے لگے آگے اپنے دشمنوں کی بربادی چاہتے تھے ابھی اُن کی بہتری چاہتے ہیں - آگے گناہ کرتے تھے اب اُس سے پرہیز کرتے ہیں - آگے انسانی عزت کے خواہاں تھے اب خدا کی طرف سے عزت چاہتے ہیں - اسبات میں کچھ شک نہیں کہ وے لوگ جو مسیح پر ایمان لانے میں یہہ برکت یعنے نیا جنم پائے ہیں مگر بہتوں کو نہیں ملتا ہاں سچے عیسائیوں کو - میں یہ بھی کہتا ہوں کہ بیشمار لوگ برائے نام عیسائی ہیں لیکن بت پرستوں سے بدتر ہیں - اور ایسے عیسائیوں کو بھی دیکھا جنھوں نے یہہ نیا جنم پایا - اگر کوئی شخص پوچھے کہ تم نے کس طرح سے سچے اور جھوٹے عیسائی کو پہچانا - تو اسکا جواب یہہ ہے کہ جس طرح سے درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اسیطرح عیسائی بھی معلوم ہو جاتا ہے - فرض کرو کہ اگر ایک درخت کھٹا اور خراب پھل لاوے اور پھر سال بسال عمدہ اور شیریں پھل لانے لگے تو ہر ایک آدمی کہیگا کہ آگے یہہ درخت خراب تھا اب اچھا ہوگیا ہے - آگے خراب پھل لاتا تھا اب شیریں لانے لگا ہے - بس یہی فرق عیسائیوں میں ہے کہ جب وہ دل و جان سے عیسی پر ایمان لاتے ہیں تب ہر شخص کو معلوم ہو جاتا ہے کہ انکو نیا جنم حاصل ہوگیا ہے - اور وے اچھے ہوگئے ہیں - شاید کوئی آدمی کہے کہ اسبات کو ثابت کرو جب میں دین عیسوی کو سچا جانونگا تو اسکا جواب یہہ ہے کہ امریکہ انگلستان اور اور ملکوں میں بہت لوگ ہیں جنھوں نے یہہ برکت پائی - چنانچہ اس ملک میں بھی بہت سے انگریز ہیں جنھوں نے نیا جنم پالیا ہے جو بڑے خاندان کے ہیں اور اپنا ملک رشتہ دار اور بھائی بندوں کو چھوڑ کر طرح طرح کی بے عزتی بازاروں میں کمینہ آدمیوں سے اُٹھاتے ہیں اور بالکل بے غرض ہیں کچھ تنخواہ نہیں لیتے اگر وے چاہیں تو اور پادریوں کی مانند گذارہ کے موافق اُن کو تنخواہ ملسکتی ہے مگر وہ نہیں لیتے - کیونکہ وہ دولتمند ہیں وہ مفت کام کرتے ہیں - دیکھو جب کوئی شخص اُن سے پوچھتا ہے کہ تم نے اپنی ولایت گھر رشتہ دار اور بھاری عہدوں کو کیوں





چھوڑا اور اِس ملک میں کیوں آئے - تو وہ یہی جواب دیتے ہیں کہ ہم اِس ملک میں اِسواسطے آئے ہیں اور طرح طرح کی سختی تکلیف بے عزتی اور دشنام اِسواسطے اُٹھاتے ہیں کہ اِس ملک کے لوگ کلام الٰہی سے واقف ہوکر نجات پاویں - ہم روپیہ کے واسطے اور عہدے کے واسطے نہیں آئے اگر روپیہ اور عہدہ چاہتے تو اپنی ولایت میں اِس سے دوگنا حاصل کر سکتے تھے - یہہ مت کہو کہ وہ ثواب کی اُمید پر یہہ کرتے ہیں کیونکہ انجیل میں لکھا ہی کہ ثواب کوئی آدمی نہیں کر سکتا بلکہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے جو عیسیٰ مسیح سے ملتا ہی نجات دیگا - وہ کہتے ہیں کہ جب خداوند عیسیٰ مسیح نے جو اثنا ذوالجلال ہی بہشت اور اپنے باپ کو چھوڑ دیا اور اِس خراب دنیا میں آکر بے نہایت تکلیف اور دکھ اور بے عزتی اُٹھائی اور سولی پر اپنی بیش قیمت جان دی تاکہ ہمکو حقیقی دولت عزت اور ہمیشہ کی زندگی ملے - تو کیا یہہ بڑی بھاری بات ہی کہ ہم اپنے بھائیوں کی جھوٹی دولت دنیاوی عزت اور چند روزہ خوشی کو چھوڑ دیں - بیشک ایسی خیرخواہی اور محبت حقیقی ایمان سے حاصل ہوتی ہی - بھائیو وہ درخت جس سے ایسا پھل حاصل ہوتا ہی بیشک جنتی ہی - قطع نظر اِسکے یہہ بھی واضح ہو کہ ہزارہا آدمی عیسائی ملکوں میں ہیں جو سال بسال پادری لوگوں کو روپیہ دیتے ہیں تاکہ وے تمام دنیا میں جاکر اِسکول بنا دیں ہسپتال مقرر کریں - اور اور کام لوگوں کے فائدے کے لئے کریں - اگر کوئی شخص دنیا کی سیر کرے اور ہر طرح کے مذہبوں کے لوگوں کو دیکھے اور اکثر جگہہ غریبوں بیواؤں اور یتیموں کے پالنے کے واسطے خوب بندوبست پاوے - اور اندھوں بہروں غریب اور لاچاروں کے سکھانے کے واسطے مدرسے دیکھے تو اُسکو معلوم ہوگا کہ یہہ دین عیسوی کے نتیجے ہیں اور وہ یہہ بھی کہیگا کہ اِن ملکوں کے بندوبست کے موافق جن میں انجیل مروج ہی اور خوب پائی جاتی ہر کسی ملک کا بندوبست نہوگا - ای عزیزو اب بہ انصاف سے اسباب پر غور کرو کہ وہ دین جس سے ایسے عمدہ فائدے حاصل ہوتے ہیں سچا ہی کہ نہیں اگر یہہ بات سچ ہی - کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہی تو بیشک یہہ دین برحق ہی - اب ہماری یہہ التجا ہی کہ جو آدمی اِس مضمون کو پڑھے تو تحقیق کرے انجیل کو پڑھو - اُسکو خوب غور سے ملاحظہ کرو اور خدا سے دعا مانگو کہ وہ تمہاری ہدایت کرے - اور خداوند عیسیٰ مسیح کے طفیل معافی حقیقی راستبازی اور پاکیزگی ڈھونڈھو تاکہ تمکو نجات ملے فقط +

منقولات

ایک سے زیادہ نکاح کرنا

بخدمت صاحب ایڈیٹر اخبار وکیل ہندوستان سلامت تسلیم -
ایک مرد کی ایک سے زیادہ بی بیاں رکھنے کی رسم ہر گرم ملک میں کم یا زیادہ پائی جاتی ہی اور اُنکی پاک کتابوں میں اِسکی ہزاروں تمثیلیں موجود ہیں اور کوئی ممانعت نہیں - مگر باوجود اِسکے ہر زمانہ میں اچھے لوگوں نے اِس رسم کو عیب سمجھا ہی - راجا دسرتھ کی چار رانیاں تھیں مگر سری رام چندر نے جو ایک کامل انسان کا نمونہ دنیا میں ہوئے ہیں ایک ہی شادی کی - سوائے عیاش راجاؤں اور زمینداروں کے اب بھی کوئی ہندو اِس رسم کو مناسب نہیں سمجھتا جوں جوں علم و تہذیب اپنا اثر کرتی جاتی ہی توں توں یہہ ناشایستہ رواج از خود معدوم ہوتا جاتا ہی جیسے کہ امیر ہندوؤں میں یہہ رواج جاری ہی ویسے ہی کہیں کہیں امیر مسلمانوں میں بھی مگر اِس میں کچھ شک نہیں کہ جسقدر بنی انسان کی عقل روشن ہوتی جاتی ہی ویسے ہی وے اپنی عورتوں کا حق مردوں کے برابر سمجھکر اِس ظالم دستور کو ترک کرتے جاتے ہیں - بلا کسی مذہبی خیال کے ہم دلائل عقلی مفصلہ ذیل سے اِس رسم کو بُرا جانتے ہیں +

اوّل اُن ملکوں کی مردم شماری سے جہاں اُسکی پوری تحقیق اور جانچ ہوئی ہی مرد اور عورت کا شمار ہمیشہ مساوی پایا جاتا ہی جس سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ قدرت کی اصل غرض یہی ہی کہ ایک مرد کے واسطے ایک ہی عورت واجب ہی +

دوم اصل مقصد شادی یعنے اولاد کا پیدا ہونا درحقیقت ایک خاوند اور ایک بی بی کے میل سے ہی بخوبی پورا ہوتا ہی +

سوم بچوں کی پرورش اور تعلیم میں خاطر خواہ اُسی حال میں توجہ کی جاتی ہی جبکہ وے ایک ہی شادی کی اولاد ہوں +

چہارم بہت نکاح کرنے سے والدین کی محبت بٹ جاتی ہی اور اُس مرد کے گھر میں صلح اور خوشی نام کو بھی باقی نہیں رہجاتی +

پنجم بہت سے نکاحوں سے عورت کی ذات کی قدر باقی نہیں رہ جاتی بلکہ وہ ایک کمینی غلامی کی حالت میں ہو جاتی ہی +

ششم اگر خدا کو منظور ہوتا کہ ایک مرد بہت سی بی بیاں رکھے تو وہ شروع دنیا میں آدم کے واسطے بجائے ایک کے بہت سی عورتیں ضرور پیدا کرتا کیونکہ اُسوقت اُسکو انسان کی اولاد کو تمام دنیا آباد کرنے کے لئے جلد تر بڑہانا منظور تھا - راقم کاشی ناتھ

از اخبار وکیل ہندوستان

مراسلات

ریٹر کی بابت بختاور اور کرم بی بی دو سہیلیوں کی گفتگو

بختاور - ری میری بہن میں تیرے دیکھنے کو ترس رہی تھی اور طیار تھی کہ آپکے گھر جاکر آپ سے اور اماجان سے ملوں - **کرم بی بی** - بوا میں بھی ترس رہی تھی لیکن اچھا ہوا کہ آپ میرے گھر میں نہیں آئیں کیونکہ میں ابھی اموں جان کے ہاں سے آئی ہوں - **بختاور** - کہو بہن اب آپکی والدین اسکولوں کی اجازت دیتے ہیں یا روکتے ہیں **کرم بی بی** - بوا کیا کہوں بزرگوں کے حق میں بے ادب کچھ کہنے کی اجازت نہیں ہی - **بختاور** - بہن خدا جانے ہمارے ملک کی رہ جو کسی زمانہ دنیا بھر کی قوموں میں سے خوش نشین تھی اب ایسا ہوگیا کہ لوگوں لا وحشی ملک

کی تعلیم کے لایق بھی انکی عقلوں پر کس آفت کے پتھر پڑنے شروع ہوئے کہ سب چل پھول جھڑے پڑتے ہیں۔ کرم بی بی۔ واقع سچ کہتی ہو ہمارے ہاں کے لوگ تو سوائے شبرات عید اور راورہ دیہات میلوں میں سرگرم ہیں اور ایسے ہماری ہیلیوں سکھ دئی اور اُتم دئی کی قوم کا حال ہے کہ شبرات اور چودس ہولی اور لوہڑی کی سکھ کو سکھے اور اُنہ نوں میں سینکڑوں صاحب اُٹھا کر تیر تھ یاترا اشنان کرنا اُتم سمجھے ہوئی ہیں۔ بختاور۔ میری پیاری بہن اِن ہی باتوں کے سبب تو انکی والدین مدرسہ پڑھانے سے خفا ہیں پھر وہی کہتی ہو کسی حیلہ علم تو سیکھو پھر جو مرضی ہو کرنی کرم بی بی۔ بوا یہہ باتیں صرف تمہارے ہی سے کہتی ہوں اگر کہیں ابا جان کو خبر ہوئی تو وہ ابھی برہم ہو کر اسکول سے اُٹھا لینگے۔ تم نے کسی سے نہ کہنا۔ بختاور۔ بہن وہ سبق جو ہمنے پچھلے دن ربڑ کی بابت میں میم صاحب سے سیکھا جسے میں بیماری کے سبب نہ سمجھ سکی تھی اگر آپ مجھے سکھاویں تو عمر بھر آپکی جان کو دعا کرتی رہونگی۔ کرم بی بی۔ کیا مضایقہ جو کچھ مجھے یاد ہے وہ میں آپکو بتلا دیتی ہوں بختاور۔ بہن بتلادے یہہ کیا چیز ہے کرم بی بی۔ بوا یہہ اُس درخت کا رس یا گوند ہے جسکے پتے موٹائی چکنائی ریشہ داری پر جامن آم کیلہ کے پتوں سے تشبیہہ رکھتے ہیں کیا آپکو یاد نہیں آتا کہ جب ہم پادری کلارک صاحب کی کوٹھی پر جمع ہوئی تھیں تو میم صاحبہ نے دکھلایا تھا۔ بختاور۔ ہاں بہن مجھے یاد آیا بتلاو تو یہہ کب اور کیسی زمین میں لگایا جاتا ہے کرم بی بی۔ بوا یہہ مارچ کے مہینے میں گلاب کیطرح قلموں میں لگایا جاتا ہے اور گرم ملکوں میں مثلاً جنوبی امریکہ جزیرہ میڈغاسکر سماٹرا وغیرہ کی مضافات میں پایا جاتا ہے اسکے پتے یا شاخ توڑنے سے اُسیطرح دودھ نکلتا ہے جسطرح برگد انجیر سے نکلتا ہے۔ بختاور۔ بہن یہہ بتلاو کہ ربڑ کسطرح بنتی ہے کرم بی بی۔ بوا اِس درخت میں ورمے سے ایک سوراخ کرکے تنگ گردن کا برتن باندھ دیتے ہیں جسمیں یہہ رس گر کر تار بنتا ہے پھر ایک خام برتن پر جو قلبِ(؟) شکل ہوتی ہے

اِس رس یا گوند کو باری باری کے سکھاتی رہتی ہیں جب ایک دو انچ کا ڈل جم جاتا ہے تو برتن کو بیچ سے توڑ دیتے ہیں۔ بختاور۔ پہلے پہل کب اور کہاں استعمال ہونے لگا کرم بی بی۔ بوا ۱۸۷۰ء کچھ جنوبی امریکہ میں بجلکہ ارگوند کے نام سے مشہور ہوا انگلستان میں رول پنسل کے نشان مٹانے کے سبب سے ربڑ کہلایا بختاور۔ بہن کسی اور کام میں بھی آتا ہے کرم بی بی۔ ہاں بوا ۱۸۲۳ء سے کئی ایک مفید کاموں میں مستعمل ہوا چنانچہ جب یہہ رس جم جاتا ہے تو بجری کے تیل یا گندھک کے روغن کے وسیلہ پگلا کر بیلن سے بیلتے ہیں اور اُس کپڑے کو کوئی پہنکر بارش میں نکلے تو کچھ آسیب نہ اُٹھائیگا کیونکہ اُس میں کچھ پانی نہیں گھس سکتا اور نیز اِس جمی ہوئی رس سے جو شیدہ ہو پانی کے وسیلہ نرم کرکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹ کر ٹرانٹتے ہیں جو الاسٹک کہلاتا ہے یہہ ایلاسک انگریزی جوتوں میں لگا ہوا ہوتا ہے اور نیز اِس سے ایک چھوٹا تھیلا بناتے ہیں جو گرم پانی یا ہوا سے بھر جاتا اور درد کے مریضوں کے پلنگ پر رکھا جاتا ہے جس سے درد فوراً دور ہوتی ہے جب اِس رس میں گندھک کا تیل اور ریت ملدی جاتی ہے تو پنسل کے نشان کو اُڑاتا ہے اور بہت سے کام میں آتا ہے جسکی تفصیل طول کھینچتی ہے اب اُسکی روز مرہ ترقی ہوتی جاتی ہے ۱۸۳۰ء میں ۵۵۷۵ من ۱۸۶۰ء ۲۲۵۰۰ من اور ۱۸۷۴ء میں ۷۵۰۰۰ من انگلستان میں آئی تھی۔ بختاور۔ بہن اسکی رنگت کیسی ہوتی ہے کرم بی بی۔ بوا پہلے ہی پہل سفید اور پھر سکھانے سے سیاہ یا مایل سرخ ہو جاتی ہے۔ بختاور۔ میں آپکی از حد مشکور ہوں کہ آپنے مہربانی کرکے مجھے سبق یاد کرا دیا اب میں چاہتی ہوں کہ ایک اور سبق کی بابت آپ سے گفتگو کروں لیکن اب وقت نہیں پھر کبھی کرونگی فقط

مبارک وہ ہے جو نرمی پہ آوے تواضع سے کرے لوگوں کو دل شاد فروتن ہوویگا جتنا زمیں پر ملیگی جو کریگا ناتوانی	غرور اُس کے دل میں نہ بڑھے یارو تکبر کی کرے بنیاد برباد فلک پر وہ قوی ہوویگا حقی اُسی کو باد شاہت آسمانی

اخبارات ملکی وولایتی

قاتل مسٹر مارگیری صاحب کے قاتلوں میں سے اب ۱۷ مجرم چین سے گرفتار ہوئے ہیں اب اُنکو مقام بہاموں میں لاکر پھانسی دئے جائنگے +

مصر شہر نارسس علاقہ مصر میں دفعتاً بازار میں آگ لگی اور طرفۃ العین میں تمام بازار جلکر خاک سیاہ ہوگیا تخمیناً چار کروڑ روپیہ کا نقصان فرانس والوں کا ہوا اور تین ہزار آدمی بیکان و بے سروسامان ہوگئے +

روم ۱۰ اپریل کو فیما میں باغیان و فوج روم کی لڑائی چھ روز تک متواتر ہوتی رہی۔ سلطان روم کی فوج زک اُٹھاکر قلعہ بلشک میں بھاگ گئی اب سات ہزار سپاہ علاقہ مانٹینگرو کی بھی انکی باغیوں کی مدد پر ہوگئی ہے +

ایک خبر سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ تمام علاقہ مانٹی نگرو کا مادہ فساد ہے دیکھئے سلطان روم اُن سے کسطرح بھگتتے ہیں +

بمبی سے یکم مئی کی تار برقی خبر دیتی ہے کہ بجائے بشپ صاحب متوفی کے جناب پادری ڈی ملتی صاحب بمبی کے بشپ مقرر ہوئے

خطاب ۲۸ اپریل ۱۸۷۶ء کو لنڈن میں ایک فرمان بدیں مضمون جاری ہوا کہ ملکہ معظمہ کوین وکٹوریہ آج خطاب شہنشاہ ہند سے ملقب ہوئیں +

لنڈن میں حضور پرنس آف ویلس بہادر ولیعہد ہند و انگلنڈ یکم مئی کو داخل ہوئے +

وینا سے خبر آئی کہ یکم مئی کو باغیوں نے سلطان روم کی فوج سے بمقام انگلش زک اُٹھائی

لفٹنٹ کیمرن صاحب سفارت ملک افریقہ سے فراغت پاکر لیورپول میں آ پہونچ گئے اور وہاں انکی نہایت تواضع وتکریم ہوئی

عجیب کل انگلستان میں ایک ہوشیار اسپ سوار نے ایک





ایسی عجیب کل ایجاد کی ہے کہ چار منٹ کے عرصہ میں گھوڑے کے تمام بدن پر کھریرا ہو جاتا ہے اور کچھ گرد و غبار نہیں رہتا ہے +

مہاراجہ صاحب پٹیالہ کے پھول گنگا میں بہائے گئے اور تمام ذاتی آسایشی چیزیں چار جوں کو دان دی گئیں سنا ہے کہ وے چیزیں بڑی قیمتی تھیں +

جنگ کا رسپانڈنٹ دہلی نیوز مقیمی الکزنڈریا نے تار میں خبر دی ہے کہ مصر اور حبش میں پھر جنگ ہوئی اور افواج حبش کے بہت سے آدمی مجروح و مقتول ہوئے - بادشاہ حبش بھاگ کر کھوہ میں پناہ گزین ہوا ہے اور اب پھر صلح کا خواستگار ہے +

احمد آباد میں ۲۴ اپریل کو بوقت ۱۰ بجے رات کے آگ لگی اور دوسرے دن سات بجے صبح کے فرو ہوئی جسکے صدمہ سے بہت سے مکانات جل گئے اور مالکان مکان کا تخمینہ کے رو سے دو لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا +

لنڈن تار برقی آمدہ لنڈن سے معلوم ہوا کہ جناب ملکہ معظمہ جرمنی وغیرہ کی سیر سے مراجعت فرما کر بمقام ونڈسر کیسل میں رونق بخش ہوئیں +

پٹنہ میں ہیضہ بڑی شدت سے پھیل رہا ہے یہاں تک کہ قریباً چالیس اموات روزانہ اس مرض سے وقوع میں آتی ہیں +

کشمیر شدت ہیضہ کے باعث راستہ کشمیر کا جو کوہ مری کو جاتا ہے بند کیا گیا ہے - اور پولیس کا پہرا بھی مقرر ہے - ایک ڈاکٹر صاحب معالجہ کیواسطے وہاں مقیم ہیں +

شدت گرما امسال علاقہ سورت و بروده وغیرہ مقامات میں گرمی بڑی شدت سے شروع ہوئی ہے یہاں تک ابھی سے ہر روز بوقت شام ایکسو چھ درجہ سے ایکسو دس تک ہوتا ہے +

افریقہ میں مردے کے دفن کرنیکا یہہ دستور ہے کہ جب کوئی مرجاتا ہے تو اُسکی لاش کو سوکھا کر کباب بناتے ہیں اور قبر میں اُسکی عورتوں اور دو چار ہمراہ رشتہ دار آدمیوں کو جو مل سکیں جبرا باندھ کر دفن کر دیتے ہیں اس پر مردے کے لئے اُن کے نزدیک بڑا ثواب ہے جتنا بڑا آدمی مرے اُسکے ساتھ اُتنے ہی زیادہ مظلوم آدمی دفن کرتے ہیں - اگر حاکم مرگیا تو اُسکی لاش سوکھنے کے بعد ایک بڑا گڑھا کھودا جاتا ہے جسمیں روز مقررہ پر اُسکی عورتیں جو بہت سی ہوا کرتی ہیں صف باندھ کر سوکھی لاش کو زانوں پر لیکر بیٹھ جاتی ہیں اور اسطرح طرح کا باجا بجاکر اُس دن جسقدر آدمی دستیاب ہو سکیں پکڑ لئے جاتے ہیں اور اُن کے ہاتھ پانوں توڑ کر اُس گڑھے میں ڈال کر مٹی سے پر کر دیتے ہیں +

انگلستان میں ۲۲۴۱ اخبارات مسلسل طبع ہوتے ہیں - لنڈن ۴۷۴ - دوسری اضلاع میں ۱۲۵۹ ویلز میں ۹۵ سکاٹلنڈ ۲۲۵ - آیرلنڈ میں ۱۶۹ چھپتے ہیں - اِن میں سے روزانہ اخبار انگلنڈ میں ۱۰۹ ویلز میں ۵ سکاٹلنڈ میں ۱۶ آیرلنڈ میں ۱۹ +
مذہبی یعنے مسیحی اخباران میں ۴۳۲ ہیں +

پراک سلطان اسمٰعیل معہ اپنے دو فرزندوں کے سپاہیوں کی حفاظت میں ماہ گذشتہ داخل سنگاپور ہوئے اور مہاراجہ جیہور کے سپرد کئے گئے اُنہوں نے دانو ساگر کے جیلخانہ میں بھیجدیا - مسٹر برچ صاحب کے قتل کا سلطان اسمٰعیل پر شک ہو رہا ہے - ایک کمیشن واسطے تحقیقات بغاوت سرداروں پراک جو اسمیں شامل ہیں مقرر ہوئی ہے - اس معاملہ میں ضرورت ایک قانون کی واسطے گرفتاری مجرمان ریاست کے پائی گئی اسلئے ایک قانون بوقت ضرورت مثل قوانین پاس شدہ بمبئی سنگاپور میں بھی جاری ہوگا +

امریکہ علاقہ کولسٹن میں یکایک آگ لگ گئی دم کی دم میں ہزار مکانات جلکر تودہ خاک سیاہ ہوگئے اور قریب پانچ لاکھ ڈالر کے نقصان ہوا ایک ڈالر ۲ روپیہ کا ہوتا ہے صدہا آدمی کی خانہ ویرانی ہوئی

فساد - ٹایمز آف انڈیا مطبوعہ ۲ ماہ گذشتہ میں لکھا ہے کہ چین میں کسیقدر فتور فوجوں میں ہوا تھا یہہ دربارہ منادی کے تھا جو وہاں پادری کیا کرتے ہیں - کچھ عرصے سے وہاں پادری صاحبان منادی کرتے تھے ایکروز ایک چینی آیا اور اُسنے کہا کہ تم خدا کا نام نہ لیا کرو بلکہ بجائے خدا کے حکیم کنفوشس کا نام لیا کرو کیونکہ وہ چینیوں کا دیوتا ہے - مگر اس بات کو پادریوں نے نہ مانا پس چینیوں نے اُنکو پکڑ کر درخت میں اُلٹا ٹانگ دیا اور پھر برہنہ کرکے رسیاں باندھکر چابک چابک پھرایا اور کہا کہ یہہ غیر ملک کے ہیں اُنکو ایسی ہی سزا ہونی چاہئے - پھر اور لوگ جمع ہوگئے اور پادریوں کو منہ چڑانا شروع کیا جب اُنکی اہانت کر چکے تو اُنکو ایک کشتی پر سوار کرکے باہر نکالدیا اور اُنکا گرجا جلا دیا +

مہاراجہ صاحب بہادر جیپور نے ایل مئیو صاحب متوفی کی یادگار کو قایم کیا ہے یعنے یہ کہ ایک وسیع ہسپتال اور صاحب ممدوح کی ایک تصویر وغیرہ بنوائی ہے اسکے شکریہ میں انگلنڈ کے باشندے ایک ایڈریس اور ایک نہایت عمدہ تحفہ بطور یادگار کے مہاراجہ صاحب ممدوح کی خدمت میں بھیجنا چاہتے ہیں -

لودیانہ

۴ مئی سے میلہ روشنی کا بھرنا شروع ہوا اور شام تک بہت آدمیوں کا مجمع ہوگیا - ۵ کو تمام گرد و نواح کے لوگ آئے اور بعضوں نے معہ اپنی مواشی وغیرہ کے اُسی رات کو پیر صاحب کی چوکی بھری بعضے اُن سے دریافت کیا کہ تم لوگ گناہ میں پھنستے ہو ان چارپایوں کو کیوں تکلیف دیتے ہو اسکے جواب میں اُنہوں نے کہا کہ جو چارپایا پیر صاحب کی چوکی بھرتا ہے وہ بیمار نہیں ہوتا اور اُسکے کام میں بہت برکت ہوتی ہے - پاس سے ایک فقیر صاحب بولے کہ یہہ بات غلط ہے کیونکہ پار سال میں موضع کوم سے اپنی گھوڑی پر چڑھکر آیا تھا اور اُس سے چوکی بھروائی اُسی روز سے وہ بیمار ہوئی چار مہینے تک بیمار رہی آخرکار مرگئی جب سے میرا اعتقاد ٹوٹ گیا اور اسواسطے ابکے میں اپنا گھوڑا نہیں لایا اور سمجھا کہ چوکی سے کیا فائدہ +
۶ کو میلہ بہت زور شور سے بھرا اور تمام رات اور دن میں چہل پہل رہی ۷ کو بچھڑنا شروع ہوا اُسی روز شام کیوقت گھوڑ دوڑ ہوئی جسمیں دو چار اسپ سوار شہر کے اور کچھ دیہات کے زمیندار شامل تھے یہہ گھوڑ دوڑ بطور خوش طبعی کے ہوئی تھی +
۸ کو میلہ کا خاتمہ ہوا جو لوگ باہر کے آئے تھے سب چلے گئے +

جیسا کہ ہمنے ہفتہ گذشتہ میں لکھا تھا صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کے انتظام سے کسی نوع کا خلل نہیں ہوا یعنے چوری چکاری وہاتھ درازی وغیرہ نہ ہونے پائیگی سو ایسا ہی ہوا یعنے کسیکا ایک کوڑی کا بھی نقصان نہیں ہوا۔ واقعی صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کا انتظام تمام ضلع میں تعریف کے لایق ہو رہا ہے +

اس میلہ میں ایک شخص تین جانور لایق دیکھنے کے لایا تھا اور بیان کرتا تھا کہ یہ چین کی رام گائیں ہیں اور ایک چین کا سور بھی تھا۔ دکھلانے کیوقت فی کس ایک پیسہ لیتا تھا +

اگر میلہ میں ایسی ایسی عجائب غرائب چیزیں لوگ لایا کریں تو انکو بہت فائدہ ہو +

۷ ماہ حال کو جلسہ تقسیم انعام طلبہ مدارس ضلع لودیانہ کا کچہری میں صبح کے چھ بجے منعقد ہوا جسمیں شہر کے رئیس و دیگر بیرونجات کے بعض بعض نمبرداران بھی شامل تھے۔ اول منشی محمد حسن صاحب منشی فاضل مدرس ہائی سکول لودیانہ نے ایک کیفیت مدارس لودیانہ کی پڑھی اور تعلیم النسوان کے معاونت میں بھی اچھا بیان کیا کسی موقع پر بشرط مناسبت وہ کیفیت ہم درج اخبار کرینگے +

بعد اسکے جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے ایک تقریر فرمائی جسکا خلاصہ یہہ ہو کہ فی زمانہ طلبہ مدارس میں علم اخلاق و ادب کی تعلیم کا کچھ اثر نہیں پایا جاتا اور طالب علم وغیرہ تو تعلیم یافتہ متکبر و مغرور رہتے ہیں یہاں تک کہ بعض لوگ حکام و اپنے بزرگوں کو سلام نہیں کرتے اور ادب سے پیش نہیں آتے اسمیں کوشش کرنی چاہئے۔ میر غلام حسین صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس نے تائید کی اور یہہ بھی کہا کہ میں اپنے ماتحت مدارس میں ضرور اخلاق و ادب کے نگرانی رکھونگا۔ پھر کتابیں طلبہ کو تقسیم ہوئیں اور جن جن نمبرداران نے سعی و کوشش جمع آوری اطفلان میں کی تھی انکو بر وانجات خوشنودی مزاج کے دئے گئے +

۱۰ کو چوڑے بازار میں ...ح محمد جفت فروش کی دوکان کے بالا خانہ میں ایک شخص مردہ پڑا ہوا ملا تحقیقات سے معلوم ہوا کہ وہ شخص احسن شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ کا ملازم ہے جو چند عرصہ سے بیمار تھا اور اُسی بالا خانہ میں واسطے حفاظت دوکانات احسن شاہ صاحب کے رہتا تھا +

غزل

رہی نہ کچھ بھی تو اگر دکا رواں مجھے / جرس میں تو نکلتا ہو فغاں مجھے +
سیاہ جہاں جو ہیں روشن ہو لو کو چھوڑ یہیں / اگر سمجھے تو اتنا ہی نہ دھواں مجھے +
وہ مرد و زندگی پر اتنا ہو نہیں مغرور / بہار عیش یہ پھر جاویگی خزاں مجھے +
نہ رکھوں نظر میں سب ہی یہ نعمت دنیا / تجھے میں چھوڑونگا و وچ آسماں مجھے +
نظر بہت علی تعلقات ہوں دو / کہ تیر چھوڑتے ہی دے رہی کماں مجھے +
اگر ہو بخت رسا رہ سرد کاری / خدا کو چھوڑ تے نہیں کوئی خداں مجھے +
وہ لے شکر مسیحا میں جو بھی چاہے / کہ کاٹ ڈالوں بیٹے گر میری زباں مجھے
مسیح دے مجھے طاقت تو راہ چلنے کی / نہ ہو میں تکر میرے پاؤں گراں مجھے
مسیح نجی خلق و مسیح ابن خدا / مسیح قافلہ سالار مرسلاں مجھے
مسیح نے بھر جو دیا اقتضائے عدل خدا / مسیح رحم مجسم ہے خستگاں مجھے
مسیح قادر مطلق ہے خالق مخلوق / ہے چشم عین جو دکھا رہا گماں مجھے +
پڑھ صلیب یہ باہمت جوانمردان / کہ وہ خلوص تھا اپنے بازواں مجھے +
گنہگار و ابھی مان لو مسیحا کو / وگرنہ رووگے اور ہو گے تتواں مجھے +
تم اپنے سارے خیالات دنیوی چھوڑو / کہ ہونگے باعث اندوہ جاوداں مجھے +
مسیح کے پاک کفارہ کو جب میں مان چکا / گنہ و کا بوجھ پڑا دور جا کہاں مجھے +
ہزار حلے کریں آکے اندنوں دشمن / چھپا لیگا مجھے رجیسے لیسا ماں مجھے +
مسیح سے مجھکو ملی ایسی بے بہا دولت / نہ بھاگوں اب میں کبھی گنج شائگاں مجھے +
دل استان پر مسیحا کے سر اٹھاؤں گا / پڑے ہو کیوں جو میرے سے ساریاں مجھے +
رہے مسافر راہ نجات کر ہمت / یقین رکھ کر تو ہو ویگا شادماں مجھے
مسیح دے تو مجھے ایسی طاقت و قوت / چلوں میں بھاگ نیرے سوا ریاں مجھے +
حفاظلم زمانہ سے تنگ آیا ہوں / چھپا کہ تو مجھے اپنی آستاں مجھے +
دعا مبری کہ عطار و بہا بہ سمجا ہے / کہ دھیں دسے دلارام امتحاں مجھے

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

مورخہ ۹ مئی سنہ ۱۸۸۶ء

لفٹنٹ جے اے ایل منٹگمری صاحب اسسٹنٹ مہتمم بندوبست جہلم ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۸۶ء سے قائم مقام مہتمم بندوبست بجائے کپتان ای جی ویس صاحب کے جو فرلو رخصت پر گئے ہیں مقرر ہوئے +

سید میر حیدر زمینوڈاکٹر کنجاہ ضلع گجرات کی میونسپل کمیٹی کے ممبر مقرر ہوئے +

بموجب دفعہ ۱ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۷۲ء کے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر مشتہر فرماتے ہیں کہ موضع خیل جواب تک اندر حدود ضلع گوڑگانواہ کے تھا اس ضلع سے منتقل کرکے ضلع رہتک میں شامل فرماتے ہیں +

امیر شاہ اسسٹنٹ سرجن ممتحن کیمیا پنجاب نے ۱۰ اپریل سنہ ۱۸۸۶ء سے ایک مہینے کی رعایتی رخصت حاصل کی +

الہ دتا اسسٹنٹ سرجن جو میو ہسپتال لاہور میں کام کرتے تھے تا رخصت امیر شاہ اسسٹنٹ سرجن کے قائم مقام اسسٹنٹ سرجن ممتحن کیمیا پنجاب مقرر ہوئے +

صاحبدنا اسسٹنٹ سرجن متعینہ شفاخانہ امرتسر نے ۲ مارچ سنہ ۱۸۸۶ء سے ۲ مہینے اور ۱۲ دن کی رعایتی رخصت حاصل کی +

بہر چند دوم اسسٹنٹ سرجن جو میو ہسپتال لاہور میں کام کرتے تھے تا رخصت صاحبدنا کے قائم مقام اسسٹنٹ سرجن شفاخانہ امرتسر کے مقرر ہوئے +

لفٹنٹ سی ایف ماسی صاحب اسسٹنٹ کمشنر ایکسٹرا ڈیشنل اسسٹنٹ راولپنڈی مقرر ہوئے اور مشار الیہ کو اختیارات بموجب دفعہ ۱ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۷۲ء اختیارات ڈپٹی کمشنر کے عطا ہوئے +

اشکر خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر راولپنڈی بجائے لفٹنٹ سی ایف ماسی صاحب کے سٹ ڈویزن کا کام کرنے کو مقرر ہوئے +

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویریصاحب کے چھپا